سوال

سیوں میں 144 کیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماسونی تحریکوں اور تنظیموں میں حصہ لینےاوران کا ممبر بننے کے سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے مختلف لوگوں سے اس موضوع پر گفتگو کی۔ بعض اس کے حق میں ہیں اور بعض شدید مخالف ہیں۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ تنظیمیں آزادی انسان انسانیت اوراخوت کی علم بردار ہیں اور جو م

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

، بغیر کسی تردد اور پس و پیش کے مسلمانوں کو ان تنظیموں کی تباہ کاریوں اور پوشیدہ سرگرمیوں سے لوگوں کو باخبر کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں سب سے پہلے میں چند ایسے حقائق پیش کرنا چاہوں گا جن میں کسی شک کی گنجائش نہیں:

1۔ مسلمان واضح خیالات و حرکات کا حامل انسان ہوتا ہے۔ اس کی سرگرمیاں خفیہ اور مشکوک قسم کی نہیں ہوتی ہیں۔ اس کی سرگرمیاں روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے۔

قُل هـٰذِهِ سَبيلى أَدعوا إِلَى اللَّهِ عَلىٰ بَصيرَةٍ أَنا۠ وَمَنِ اتَّبَعَنى...١٠٨... سورة يوسف

تم ان سے صاف کہہ دو کہ میرا راستہ تو یہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے متبعین بھی۔

آیت میں علی بصیرة کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی مسلمان کی دعوتی سرگرمیاں بالکل واضح اور حقائق پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس لیے کسی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ایسی تنظیم میں شامل ہو جس کی سرگرمیاں خفیہ اور جس کے اہداف و مقاصد مشکوک قسم کے ہوتے ہیں او

یُریبُکَ اِلَی مَالَایُریبُکَ"

ھارے لیے شک پیدا کرے اسے چھوڑ کر اس چیز کو اپناؤ جو تمہارے لیے شک پیدا نہ کرے۔''

سری حدیث ہے:

، الشُّبہَاتِ استَبرَأَ لِدِینِهِ وَعِرضِهِ"

نے شک و شبہ والی چیزوں سے اجتناب کیا تو اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کیا۔''

2۔ اگر واقعی یہ تنظیمیں انسانیت اور اخوت کی علم بردار ہیں جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے تو ہم مسلمان ان مقاصد کے لیے کسی غیر اسلامی تنظیم کے محتاج نہیں ہیں۔ ہمارا دین تو خود ہی انسانیت اور اخوت و محبت کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ان مقاصد کے لیے دوسری تحریکوں میں شامل :

3۔ ان ماسونی تنظیموں کی ابتدا اور پیدائش اس علاقہ میں ہوتی ہے جو نہ اسلام کی سرزمین ہے اور نہ مسلمانوں کی بلکہ وہ سراسر اسلام دشمن علاقہ ہے اور ان تحریکوں کے بانی بھی اسلام دشمنی میں معروف و مشہور ہیں۔

4۔ ان ماسونی تنظیموں میں جو شامل ہوتا ہے اس پر لازم ہوتا ہے کہ ہائی کمان کی طرف سے جو حکم ملے اسے بلا چوں وچرا بجالائے۔ کسی بھی حکم کے سلسلے میں نہ وہ بحث کر سکتا ہے اور نہ اسے پس پشت ڈال سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس اگر اس حکم کی تعمیل میں اس کی جان بھی جاتی ہو تب بھی اس کے لیے ا

یہ بھی واضح رہے کہ ان تنظیموں کے ہائی کمان کی طرف سے جو حکم صادر ہوتے ہیں اکثر ان کا مقصد معاشرے میں تخریب کاری اور فساد برپا کرنا ہوتا ہے۔ اسلام کی نظر میں ان احکام کی تعمیل جائز نہیں ہے۔ صحیح حدیث ہے۔

فَاِذَا اُمِرَ بِمَعصِیَةٍ فَلَا سَمعَ وَلَا طَاعَةَ"

وہ کسی گناہ کا حکم دے تو اس کی بات نہ سننی ہے اور نہ اس کی اطاعت کرنی ہے۔''

5۔ ان تنظیموں کی بنیاد ہی سیکولرزم پر قائم ہے۔ یعنی ان کی نظر میں دین اور

سیاست دو الگ چیزیں ہیں اور سیاست کو دین سے علیحدہ رکھنا چاہیے ان کی نظر میں فیصلہ کرنے اور قانون بنانے کا اختیار عوام کو ہے۔ یہ نظریہ اسلام کے عین مخالف ہے۔ اسلام کی نظر میں قانون بنانا اور فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بندوں کا کام ان قوانین اور فیصلوں کے مطابق عمل کرنا ہے۔

6ہے:

إِنَّمَا المُؤمِنونَ إِخوَةٌ...١٠... سورة الحجرات

تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں''

اس آیت کی رو سے مسلمانوں میں تعلق اور اخوت کی بنیاد ان کا دین و ایمان ہے۔ ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی باغیرت و باحمیت مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتا اس طرح کی تنظیموں میں شامل ہو اور اللہ کی نظر میں مبغوض قرار پائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد:1، صفحہ:369

محدث فتویٰ